B.A I (Hons)
Part II

ہیں جو توصیف و تعریف کی حد سے باہر ہیں۔

سوال: ''اذان مغرب'' کا خلاصہ لکھئے۔

جواب: ''داستان نہائے کوتاہ'' کے تحت ''اذان مغرب'' مختصر کہانیوں میں سے ایک خوبصورت کہانی ہے جسے ''سعید نفیسی'' نے تحریر فرمایا ہے۔

اس کہانی کا خلاصہ یہ ہے کہ دریائے خرز کے کنارے روشن اور تاباں سورج ایک عجیب منظر پیش کرتا ہے۔ اس کے ساحل پر ایک چھوٹا سا شہر آباد ہے جہاں اسلامی دور کی بلند و بالا عمارتیں اپنی شان و شوکت کا اظہار کر رہی ہیں۔ اس شہر میں شام کے وقت اِدھر اُدھر نظر آنے والی حسیناؤں کی کچھ کمی نہیں، ان کے علاوہ پیڑ پودوں کی بہار ہر طرف دکھائی دیتی ہے اور پھولوں کی خوشبو سے فضا معطر رہتی ہے۔

اس ماحول میں علی قلی اپنی ستر (۷۰) سالہ زندگی ایک عشق میں گزار دیتا ہے، لیکن اس کا عشق کسی دلبر سے نہیں بلکہ اس کا عشق صرف یہ ہے کہ ہر روز بوقت عصر ایک دکان پر پہنچتا ہے پھر شام کو اپنے گھر کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ اس کا عشق اپنی ماں کے خون اور اپنے والد کی روح سے تربیت یافتہ ہے۔ عشق کی مختلف قسموں سے اس کی صرف لفظی مشابہت ہے۔

فی الحال علی قلی زندگی سے بیزار ہے، مگر صرف ایک چیز کے لئے وہ زندہ رہنا چاہتا ہے، جب وہ گزشتہ سال اپنے آبائی وطن گیا تھا تاکہ اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کر سکے تو تبریز میں اس کا دو ہفتہ قیام رہا۔

تبریز میں مختلف اوقات میں فضا میں گونجنے والی مؤذن کی اذان اسے سننے میں

بھلی معلوم ہوتی تھی، یہاں تک کہ اس پر جذب کی کیفیت طاری ہوجاتی تھی وہ ایک مرتبہ اور اسی آواز کو سننے کی خاطر زندہ ہے۔

علی قلی نے اسی مقصد سے اپنے پدری مکان کو فروخت کر کے شہر کے مغربی محلہ میں ۲۵ برسوں سے مسجد خان کے پڑوس میں گھر لے لیا ہے اور یہ امید لگائے ہوئے ہے کہ شاید کبھی اس مسجد سے اذان کی آواز بلند ہو اور وہ اس آسمانی نغمہ سے سرشار و محظوظ ہو، لیکن افسوس کہ بوڑھے علی قلی کی یہ آرزو پوری نہیں ہوتی ہے اور وہ یہ جذبہ لئے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوجاتا ہے۔ یہاں تک کہ کارپوریشن کے خرچ پر اس کا جسد خاکی سپردِ خاک کیا جاتا ہے۔

اس چھوٹی سی کہانی میں دراصل اسلامی معاشرت کی بگڑتی ہوئی صورت حال کی بھرپور عکاسی ملتی ہے۔